98354 ۔ قانون دوسری شادی کی اجازت نہیں دیتا لیکن خاوند عورت کے والد کی بجائے بھائی کی اجازت سے دوسری شادی کرنا چاہتا ہے!

سوال

میں ایسےملك کا رہائشی ہوں جہاں ایك سے زائد شادي کرنے کی اجازت نہیں، جس کے نتیجہ میں عرفی شادی کرنی ممنوع ہے، اور اسے کارپوریشن میں رجسٹر کرانا ممکن نہیں، حالانکہ ولی معاشرتی طور پر اپنی ایك بیٹی کی اس طرح شادی کرنے پر تیار نہیں ہے، تو ایك شادی شدہ شخص کے لیے اس طرح کی شادی کرنے کا حکم کیا ہے وہ عورت بھی راضی ہے اور مذکورہ طریقہ میں شادی کرنا کیسا ہو گا، میں دیکھتا ہوں کہ اس عورت کا ایك بھائی جس کی عمر پچیس برس ہے وہ اس پر موافق ہے لیکن وہ کہتا ہے کہ یہ راز ہی رہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

ہم نہیں جانتے کہ اللہ سبحانہ و تعالی نے جنہیں مسلمانوں کا حکمران بنایا ہے اور انہیں مسلمان معاشرہ کی ذمہ داری سونپی ہے وہ کس طرح اللہ اور اس کے دین کے خلاف جنگ کرنے کی جرات کرتے ہیں، اور وہ اس پر اکتفا نہیں کرتے کہ اللہ کے نازل کردہ حکم کو ترك کریں، بلکہ وہ اس میں شریعت اسلامیہ کی مخالفت اور اس حکم کے خلاف قانون لاگو کر دیتے ہیں اور پھر اس شریعت کے خلاف اعلان جنگ کرتے ہوئے اس سے مذاق بھی کرتے ہیں، اس میں یہ بھی شامل ہے:

لوگوں کو حلال پر عمل کرنے میں تنگی پیدا کرنا اور انہیں حلال استعمال کرنے سے روکنا، اور حرام کو پھیلانا اور نشر کرنا اور اس پر راضی ہونا، اور اگر انسان کی کوئی برائی اور معصیت اس کے اپنے ساتھ مخصوص ہو تو اس پر اس نسبت سے بات کرنا آسان ہوتی ہے کہ یہ معصیت قانون کی قوت کے ساتھ ہے ، تو اس کے فاعل کو ثواب ہو گا اور تارك کو سزا ہو گی! اللہ سبحانہ و تعالی سے دعا ہے کہ وہ مسلمان حکمرانوں اور رعایا کے حالات کی اصلاح فرمائے.

اگر ایسے لوگ چند لمحات بیٹھ کر سوچیں کہ انہوں نے ایك تنگ اور چھوٹی سی اندھیری کوٹھری میں جانا ہے جہاں نہ تو ان کا کوئی خادم ہو گا، اور نہ ہی وزیر و مشیر، اور نہ مال و دولت ہو گی اور تاج اور انواع و اقسام کے کھانا پینا: اگر یہ سوچ لیں تو انہیں علم ہو جائیگا کہ یہ معاملہ بہت ہولناك ہے اور یہ ایك حقیقت ہے مذاق نہیں.

اور اگر یہ لوگ اپنے رب اور پروردگار کی ملاقات کے متعلق سوچ لیں اور غور و فکر کریں تو ان کے لیے اپنی پوری زندگی کے متعلق نظر دوڑانا ممکن ہو سکتا ہے، اور اگر اللہ تعالی ان میں کوئی خیر و بھلائی جانتا ہوتا تو انہیں ہدایت نصیب فرما دیتا.

دوم:

سوال کرنے والے بھائی آپ کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ: آپ کے لیے عورت کے ولی کے بغیر شادی کرنا جائز نہیں، اور یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ لڑکی کے والد کے موجود ہوتے ہوئے لڑکی کے بھائی کے لیے بہن کی شادی کرنے کا حق نہیں، باپ کی ولایت اس وقت ختم ہو گی جب یہ پتہ چل جائے اور ثابت ہو جائے وہ لڑکی کو کسی سے بھی شادی کرنے سے روک رہا ہے، اور یہ بغیر کسی شرعی اور معقول سبب کے ہو جو شریعت کے موافق ہو.

اور جس حالت میں آپ نے بیان کیا ہے کہ باپ اپنی بیٹی کی شادی کرنے سے روک رہا ہے وہ ایك اچھا قدم ہے، اور شریعت اور عقل کے بھی موافق ہے، آپ کس طرح چاہتے ہیں کہ اس کی بیٹی سے آپ شادی کر لیں اور یہ شادی اس کے ملك کے کسی محکمہ کی جانب سے تصدیق شدہ اور معتبر نہ کہلائے؟! اور کیا آپ کو علم ہے کہ اس کے نتیجہ میں کیا مرتب ہو گا اگر کوئی خرابی پیدا ہو گئی تو کیا بنے گا ؟.

نکاح فارم ۔ بلکہ دوسرے معاملات وغیرہ کے کاغذات کی تصدیق و توثیق کرانا دین میں کوئی نئی چیز اور بدعت نہیں، بلکہ یہ تو مصالح المرسلہ میں شامل ہوتا ہے جو شریعت کے ساتھ موافق ہے.

اور مصلحت مرسلہ وہ مصلحت ہے جو شارح نے دی ہے: یعنی اسے مطلق رکھا ہے نہ تو اس کا اعتبار کیا ہے اور نہ ہی اسے ختم اور لغو قرار دیا ہے، اور ان مصالح کا حکم عام شرعی قواعد کی طرف پلٹتا ہے، اس لیے جو کوئی بھی معتبر مصلحت کے قواعد کے تحت داخل ہو گی وہ اس سے ملحق ہو گی، اور جو لغو مصلحت کے قواعد کے تحت ہو گی وہ اس سے محلق کی جائیگی.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ مصالح المرسلہ کی تعریف میں کہتے ہیں:

" وہ یہ ہے کہ مجتہد شخص دیکھے کہ یہ فعل کوئی راجح منفعت کا باعث بن رہا ہے، اور شریعت میں اس کے منافی کوئی چیز نہیں جو اسے روک رہی ہو "

دیکھیں: مجموع الفتاوی (11 / 342 ـ 343).

شادی کو رجسٹر کرانے اور اس کی توثیق میں کئی ایك مصالح ہیں جن میں سے چند ایك درج ذیل ہیں:

1 ـ بیوی کے حقوق کی حفاظت ہوتی ہے وہ اس طرح کہ اس کا باقی مانندہ مہر مؤجل جو بعد میں دینے کا کہا جاتا

ہے ثابت ہوتا ہے، اور اس میں شروط کا ذکر ہوتا ہے، اور بیوی اپنے خاوند اور اولاد کی وراثت لے سکتی ہے.

2 ۔ اس کی اولاد باپ کی طرف منسوب ہونے کا ثبوت مل سکتا ہے.

3 ۔ اس کا کسی اور کے ساتھ عقد نکاح کرنا ممنوع ہو گا کیونکہ وہ پہلے ہی شادی شدہ ہے.

4 ۔ خاوند کے حقوق کی حفاظت ہوتی ہے، وہ اس طرح کہ بیوی نے جو مہر لیا ہے وہ ثابت ہو گا.

۔ خاوند چار سے زائد بیویاں نہیں کر سکے گا.

اسی طرح بہت ساری کئی ایک مصلحتیں ہیں، شریعت کے لیے ممکن نہیں کہ انہیں روکے اور پیدا ہونے سے منع کرے بلکہ شادی میں حقوق کی حفاظت اور مفاسد و خرابیوں کو روکنے کی شرط لگائی جاتی ہے.

اور الموسوعة الفقهية میں درج ہے:

" اللہ سبحانہ و تعالی نے لکھنا اور گواہی اس لیے مشروع کی ہے کہ حقوق کی حفاظت ہو سکے، اس کی دلیل درج ذیل فرمان باری تعالی ہے:

 اے ایمان والو جب تم ایك دوسرے سے وقت مقررہ تك قرض کا لین دین کرو تو اسے لکھ لیا کرو البقرة (282).

اور فرمایا:

 اور تم اس پر اپنے مردوں میں سے دو گواہ بناؤ .

اور فرمایا:

 اور جب تم خرید و فروخت کرو تو گواہ بنا لیا کرو .

اور پھر شریعت اسلامیہ نے بعض التزامات اور معاملات کو خدشہ کے پیش نظر توثیق کرانا ضروری کیا ہے جیسا کہ نکاح ہے " انتہی

دیکھیں: الموسوعة الفقهية (6 / 170).

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے دریافت کیا گیا:

کیا خاوند کے لیے متعین ہے کہ وہ اپنے عقد نکاح میں کسی شخص کو متعین کرے جو بیوی کے ولی سے ایجاب کی

تلقین کرائے اور خاوند کو قبول کی تلقین کرائے، یا کہ بغیر کسی شخص کے خاوند ہی یہ سب کچھ کر سکتا ہے جبکہ عقد نکاح میں شروط اور ارکان پورے ہوں ؟

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا:

" اگر تو معاملہ ایسا ہی ہے جیسا کہ سوال میں بیان ہوا ہے کہ آپ کی جانب سے قبول اور لڑکی کے والد کی جانب سے ایجاب گواہی کی موجودگی اور عقد نکاح میں موجود نام کی لڑکی کی رضامندی شامل ہو تو نکاح صحیح ہے، چاہے آپ دونوں کے مابین عقد نکاح کا ذمہ کسی اور شخص نے نہیں لیا، کیونکہ نکاح صحیح ہونے کے لیے یہ شرط نہیں اور نہ ہی نکاح کی تکمیل کے لیے شرط ہے کہ نکاح کوئی دوسرا شخص کرے، بلکہ حکومت نے اپنی رعایا کے لیے مقرر کیا ہے کہ نکاح وہ پڑھائے جو حکومت کی جانب سے مقرر کردہ نکاح رجسٹرار ہے تا کہ معاملہ خراب نہ ہو اور وہ لکھ لیا جائے، اور اسے کھیل نہ بنا لیا جائے اور نسب اور عزت و حقوق محفوظ رکھے جائیں، اور جھگڑے کے وقت فیصلہ کرنے میں آسانی ہو، اور ولی الامر کی واجب نیکی میں اطاعت ہو، اور اس میں رعایا کے حقوق کو منظم کرنا اور ان کی مصلحت کو ثابت و پورا کرنا شامل ہے.

الشیخ ابراہیم بن محمد آل شیخ.

الشیخ عبد الرزاق عفیفی.

الشیخ عبد اللہ بن غدیان.

الشیخ اللہ بن منیع.

دیکھیں: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (18 / 105 - 106).

اس بنا پر لڑکی کے والد کا آپ کے ساتھ اپنی بیٹی کی شادی نہ کرنے دینا اس لیے ہے کہ حکومت نے اس کی اجازت نہیں دی، یہ ایك مقبول امر ہے، اور اس میں شریعت کی کوئی مخالفت نہیں، اور آپ کے لیے لڑکی کے والد کی اجازت کے بغیر شادی کرنا حلال نہیں، اور لڑکی کے بھائی کی ولایت باطل ہو گی کیونکہ باپ موجود ہے، اور اس طرح کیا گیا عقد نکاح فاسد ہو گا.

سوم:

عرفی شادی کی دو صورتیں ہیں:

پہلی صورت:

عورت خفیہ طور پر ولی کی اجازت کے بغیر شادی کرے اور جب عرفی شادی کا نام لیا جاتا ہے تو لوگ فوری طور پر یہی سمجھتے ہیں، اگر تو ایسا ہے تو یہ عقد نکاح حرام ہے صحیح نہیں؛ کیونکہ ولی کی موافقت نکاح صحیح ہونے کے لیے شرط ہے.

دوسری صورت:

ولی کی اجازت اور موافقت سے شادی ہو، لیکن اس کا اعلان نہ کیا جائے اور اسے مشہور نہ کیا جائے، یا اس کی سرکاری محکمہ سے تصدیق نہ کروائی جائے، اگر تو یہ شادی شروط اور ارکان کے اعتبار سے صحیح ہو یعنی اس میں پوری شروط اور ارکان پائے جائیں تو یہ شادی صحیح ہے، لیکن اس کے نتیجہ میں بہت ساری خرابیاں مرتب ہوتی ہیں، جسے ان خرابیوں کا علم ہو جائے وہ بالجزم یقینی طور پر اس سے روکے گا اور خاص کر جب نکاح کو ادارے میں رجسٹر نہ کرایا جائے.

اور آپ نے اپنی جس حالت کے متعلق دریافت کیا ہے کہ لڑکی کا والد اس شادی پر موافق نہیں تو اس طرح یہ شادی دو طرح سے ممنوع ہو گی:

ا - ولی کی عدم موافقت اور عدم اجازت کی بنا پر.

ب - اور اس کو سرکاری محکمہ سے توثیق نہ کرنے کے اعتبار سے.

سوال نمبر (2127) کے جواب میں آپ کو نکاح کی شروط اور ارکان اور ولی کی شروط کے متعلق مختصر اور اہم نوٹ ملے گا، اور سوال نمبر (7989) کے جواب میں نکاح صحیح ہونے کے لیے ولی کے متعلق مخصوص شرط کی تفصیل ملے گی آپ اس کا مطالعہ ضرور کریں.

اور سوال نمبر (45513) اور (45663) کے جوابات میں عرفی شادی کے حکم کی تفصیل بیان ہوئی ہے آپ اس کو بھی ضرور دیکھیں.

واللہ اعلم .